# تذکرہ اویسی

از: محمد فیصل نواز

# فہرست

حضرت والد ماجد رحمہ اللہ تعالی کا مختصر تعارف.................................4
کنیت..................................................................5
پیدائش................................................................5
والد گرامی رحمہ اللہ تعالی کے والد گرامی کا تعارف...........................5
بچپن...................................................................6
حصول علم...............................................................6
اساتذہ کرام..............................................................7
حضور فیض ملت رحمہ اللہ تعالی کا تعارف.......................................8
تعلیم...................................................................9
سرکاری عہدہ.............................................................9
شادی....................................................................10
اولاد....................................................................10
بیعت....................................................................11
آستانے سے محبت..........................................................11

پیر صاحب کی شفقت ........ 11
دینی خدمات ........ 12
**خصوصیات ........ 13**
سادگی ........ 13
کمال حافظہ ........ 13
وقت کی پابندی ........ 14
حصول رزق حلال ........ 15
عادت دعا ........ 16
بہترین قاری ........ 16
خودداری ........ 16
علم سے محبت ........ 17
محنت ........ 17
**ملفوظات (ارشادات) ........ 18**
**آخری واٹس ایپ میسج ........ 19**
**وفات ........ 20**
**نماز جنازہ اور تدفین ........ 21**

ایصال ثواب ........................................................ 21
علماء کرام کے تعزیتی پیغامات ............................................ 23
دعائے خیر........................................................... 27

# حضرت والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ کا مختصر تعارف

# تذکرۂ اویسی

آپ علیہ رحمتہ اللہ والد گرامی پروفیسر علامہ قاری اللہ نواز ناصر اویسی علیہ الرحمتہ کا نام ہے۔ آپ کو گھر میں قاری صاحب کہہ کر تب سے پکارا جاتا تھا جب ابھی آپ علیہ رحمتہ اللہ باقاعدہ قاری نہیں بنے تھے گویا کہ لفظ قاری آپ کے نام کا حصہ سمجھا جاتا تھا لہذا عموماً آپ کا نام اللہ نواز کے بجائے قاری اللہ نواز لکھا اور پکارا جاتا تھا۔

## کنیت

آپ کی کنیت ابوالفیصل تھی۔ آپ نے اپنی کنیت خود تجویز فرمائی تھی۔

## پیدائش

آپ علیہ رحمتہ اللہ کی پیدائش اپنے آبائی علاقے اوچ شریف موضع مانک نوشہرہ میں ایک صوفی بزرگ حاجی رسول بخش کے گھر ہوئی۔

آپ کی تاریخ پیدائش باقاعدہ نہ لکھنے کی وجہ سے بالکل درست معلوم نہ ہو سکی البتہ اگر اندازے اور سرکاری کاغذات کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۶۸ ہے۔

## والد گرامی رحمہ اللہ تعالی کے والد گرامی کا تعارف

والد محترم قاری علامہ محمد اللہ نواز اویسی کے والد محترم (دادا جان) کا نام حاجی امام رسول بخش تھا۔ دادا جان ایک نیک اور صوفی صفت انسان تھے آپ ایک مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے اور اسی مسجد میں بچوں کو قران پاک کی تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ اپنا گزر بسر اپنی زمینوں کی کاشتکاری سے کیا کرتے تھے۔ آپ کی آمدنی کا ایک سبب گھر میں موجود چھوٹے بڑے جانوروں کا ہونا بھی تھا۔ آپ انتہائی سادہ اور متقی انسان تھے۔ میرے والد گرامی قاری اللہ نواز فرماتے ہیں کہ دادا جان دنیاوی گفتگو بہت کم

فرماتے تھے۔ گھریلو معاملات میں زیادہ دلچسپی نہ لیتے۔ آپ اتنے نرم دل تھے کہ ایک دفعہ ہماری دادی جان نے خود بتایا کہ آپ کے دادا جان انسان تو انسان کسی جانور سے غصے میں بات بھی نہ کرتے تھے۔ گائے یا بھینس کو ہٹانے کے لیے بڑے پیار بھرے جملے کا استعمال فرماتے۔ دادا جان نے اپنی زندگی کی آخری رات کو دادی جان کو حکم فرمایا کہ میرا لباس لے آؤ۔ وہ عام گھر میں پہننے والا لباس لے آئیں فرمایا یہ نہیں میرا اصل لباس (یعنی کفن) جب کفن لایا گیا تو قینچی منگوا کر اپنے ہاتھوں سے کاٹ کر اپنا کفن تیار کیا اور جیب سے پیسے نکال کر دادی جان کو دیے کہ اس سے صابن لے لینا اس کے لیے کسی سے پیسے نہ مانگنا۔ میرے جانے کے بعد شور شرابہ نہ کرنا۔ بس اللہ کے حوالے اور اسی رات۔ تقریبا تہجد کے وقت آپ کا انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

## بچپن

آپ علیہ رحمۃ اللہ بچپن سے انتہائی زیرک اور سنجیدہ تھے۔ البتہ جسمانی طور پر آپ بچپن میں طویل عرصہ بیمار بھی رہے۔

آپ علیہ رحمۃ اللہ نے اپنے بچپن میں تقریبًا دس سے بارہ سال اپنے آبائی گاؤں اوچ شریف میں ہی بسر کیے۔

## حصول علم

آپ کے حصول علم کا شوق آپ کی شخصیت کی پہچان تھا لیکن آپ نے زندگی کا حصہ حصول علم دین میں صرف کیا۔ آپ نے حفظ قران کی تکمیل اپنے آبائی گاؤں سے تقریبا تین کلو میٹر دور علاقہ کوٹلہ شیخاں کے ایک مدرسے سے کی۔ آپ رحمتہ اللہ اپنے گھر سے مدرسے

تک یہ سفر پیدل فرمایا کرتے تھے۔

حفظ قران کے بعد حصول علم دین کے لیے شہر بہاولپور کی جانب سفر فرمایا اور بہاولپور میں پاکستان کی عظیم دینی اور علمی درسگاہ جامعہ اویسیہ میں درس نظامی کے لیے داخلہ لیا۔ آپ نے اس جامعہ میں پہلی کلاس سے دورہ حدیث تک مکمل درس نظامی پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ کو دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا لیکن اس کے لیے آپ نے باقاعدہ کسی ادارے میں داخلہ تو نہ لیا البتہ آپ نے میٹرک ایف اے اور بی اے کا پرائیویٹ داخلہ بھیج کر نمایاں کامیابی حاصل کی ساتھ ہی آپ نے بی ایڈ اور ایم ایڈ کے امتحانات بھی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ذریعے دے کر اچھے نمبروں سے یہ ڈگریاں حاصل کی۔ آپ بچپن سے بہت ذہین اور محنتی انسان تھے تمام دنیاوی تعلیم بغیر کسی استاد کے خود سے پڑھ کر امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ البتہ انگلش کے لیے ایک استاد صاحب کے پاس پڑھنے کچھ عرصہ جایا کرتے تھے

## اساتذہ کرام

آپ علیہ رحمۃ اللہ کے اساتذہ کرام میں نمایاں استاد ایک ہی جن کا نام مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپوری فیض ملت صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمتہ اللہ علیہ ہے۔

آپ کے اساتذہ کی تعداد زیادہ نہ ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ نے حفظ اپنے آبائی گاؤں کے مدرسے سے کیا اس کے بعد تقریبا 12 سال کی عمر میں بہاولپور تشریف لے آئے اور درس نظامی کی تکمیل فیض ملت سے کی۔ آپ نے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ

نے ساری دنیاوی تعلیم پرائیویٹ بغیر اساتذہ کے تیاری کر کے حاصل کی۔ البتہ آپ کے اساتذہ میں ایک نام قاری غلام یاسین یا قاری غلام رسول کا ملتا ہے جن سے آپ نے تجوید و قرات کورس مکمل کر کے سند حاصل کی۔

## حضور فیض ملت رحمہ اللہ تعالی کا تعارف

فیض ملت محدث بہاولپوری صاحب تصانیف کثیرہ علامہ مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ کا تعلق شہر بہاولپور سے ہے۔ فیض ملت حافظ، قاری اور اعلی پائے کے مفتی تھے۔ آپ کے اساتذہ میں محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری علیہ رحمتہ اللہ، غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی اور مولانا عبدالکریم فیضی علیہ رحمتہ اللہ کا نام نمایاں ہے۔ فیض ملت نے ساری زندگی تدریس و تصنیف میں بسر فرمائی۔ فیض ملت کے سینکڑوں علماء علم کی شمع پا کر دنیا کو منور کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ آپ جامعہ اویسیہ سیرانی مسجد بہاولپور کے بانی اور سرپرست اعلی ہیں۔ فیض ملت کے مریدوں اور خلفاء میں معروف نعت خواں اویس رضا قادری، علامہ پیر اجمل رضا قادری، علامہ ثاقب اقبال اور علامہ عبد الحکیم شرف قادری ، علامہ خان محمد قادری اور والد گرامی علامہ قاری اللہ نواز اویسی کا نام نمایاں ہے۔ حضور فیض ملت کی پہچان کا تصنیفی کارنامہ ہے آپ نے کم و بیش چار ہزار کتب تصنیف فرما کر اس امت پر احسان فرمایا۔ ان میں سے کئی کتب اشاعت و طبع ہو کر مارکیٹ میں بھی آچکی ہیں اور سینکڑوں کتب ابھی غیر مطبوعہ ان کی لائبریری میں موجود ہیں۔

آپ علیہ رحمۃ اللہ نے تقریبا ہر موضوع پر قلم اٹھایا مثلا عقائد فقہ، حدیث، تفسیر، لغت عربی، تصوف، تاریخ، طب اور سیرت وغیرہ۔ آپ کی کتابوں کے ناموں کی فہرست

کتاب بنام علم کے موتی میں ملاحظہ فرمائیں۔ فیض ملت کا وصال مؤرخہ 26 اگست 2010، پندرہ رمضان 1431 ہجری بہاولپور میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک جامعہ اویسیہ سرِیانی مسجد بہاولپور میں مرجع خلائق ہے۔

فیض ملت کی روش کو قائم کرتے ہوئے آپ کے صاحبزادگان اور ان کی اگلی نسل بھی زیور علم سے آراستہ ہو کر دینی کاموں میں مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فیض ملت کی قبر انور پر کڑوروں رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

## تعلیم

تعلیم والد گرامی قاری اللہ نواز اویسی علیہ رحمت اللہ نے دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم کو بھی حاصل کرنے میں دن رات کوشش فرمائی

چنانچہ آپ نے حفظ قرآن ☆ درس نظامی (عالم کورس مکمل) ☆ ایف اے، بی اے (پرائیویٹ) ☆ بی ایڈ اور ☆ ایم ایڈ (پرائیویٹ) کی ڈگریاں اعلیٰ نمبروں سے حاصل کی۔

## سرکاری عہدہ

آپ علیہ رحمۃ اللہ نے ذریعہ معاش کے لیے شعبہ تدریس میں سرکاری ملازمت کو اپنایا۔ آغاز میں آپ گورنمنٹ ہائی سکول کالی پلی بہاولپور میں او ٹی ٹیچر منتخب ہوئے غالبا ۱۹۹۷ میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پورے پنجاب میں اسلامیات کی صرف تین سیٹوں میں سے ایک سیٹ حاصل کر کے سترویں گریڈ میں سبجیکٹ سپیشلسٹ منتخب

ہوئے اسی طرح ترقی کرتے ہوئے ۱۸ گریڈ حاصل کیا اور تادم مرگ آپ ۱۹ گریڈ میں حاضر سروس تھے۔ اسی ملازمت کے دوران تقریبا ایک سال علاقہ جن پور میں بطور پرنسپل بھی تعینات رہے۔

آپ کے ریٹائرمنٹ کو تقریبا تین سال باقی تھے کہ آپ کی زندگی نے آپ سے وفا نہ کی۔

## شادی

آپ علیہ رحمۃ اللہ 12 فروری 1993ء رشتہ ازواج میں منسلک ہوئے۔آپ کی شادی علاقہ سمہ سٹہ کے معزز گھرانے جناب غلام نبی کی صاحبزادی سے قرار پائی۔

آپ علیہ رحمۃ اللہ نے اپنی ساری جائیداد زندگی میں ہی اپنی زوجہ کے نام منتقل کروا دی تھی۔آپ علیہ رحمۃ اللہ اولاد کو بھی اپنی زوجہ (امی جان) کی خدمت کی سختی سے تلقین فرماتے تھے۔

## اولاد

آپ علیہ رحمتہ اللہ کو اللہ تعالی نے دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا جن کے نام بمع تعلیم درج ذیل ہیں

۱۔ڈاکٹر ناضرہ نواز (پی ایچ ڈی کیمسٹری)

۲۔ محمد فیصل نواز (پی ایچ ڈی اسکالر فزکس)

۳۔ڈاکٹر محمد عدیل نواز (ایم بی بی ایس)

آپ علیہ رحمۃ اللہ کو اپنی اولاد سے بے انتہا محبت تھی آپ اپنی بیٹی کے آنے پر

کھڑے ہو کر ان کا استقبال کرتے تھے آپ اکثر فرمایا کرتے تھے میرے دو نہیں تین بیٹے ہیں۔

## بیعت

آپ علیہ رحمۃ اللہ اپنے استاد محترم حضور فیض ملت مفتی فیض احمد اویسی علیہ رحمۃ اللہ کے دست مبارک پر بیعت فرمائی۔ آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سے محبت تھی اسی نسبت سے ہمیں آپ کا نام اور کام کا تعارف او خانوادے کا تعارف بچپن سے آپ کی ہی تقاریر میں سن کر حاصل ہوا۔

اعلیٰ حضرت سے محبت کے سبب ہی آپ نے اپنی اگلی نسل بچوں کے نام اسی نسبت سے تجویز فرمائے۔ مثلاً احمد رضا (نواسے) حسن رضا (نواسے) حامد رضا (پوتے) وغیرہ۔

## آستانے سے محبت

والد گرامی کو اپنے پیر صاحب کے آستانے سے بڑی محبت تھی آپ علیہ رحمۃ اللہ اکثر اپنے پیر صاحب کا ذکر اپنے بچوں سے فرمایا کرتے، اپنے پیر صاحب کی شخصیت مصروفیت اور معاملات زندگی کے بارے میں آگاہ کیا کرتے، آپ علیہ رحمۃ اللہ اپنے میسج کے آخر میں خادم دربار اویسہ رضویہ لکھا کرتے تھے۔

## پیر صاحب کی شفقت

حضور فیض ملت کو بھی والد گرامی سے بڑی محبت تھی۔ والد گرامی نے بتایا کہ ایک بار حضور فیض ملت نے فرمایا کہ میرے چار اپنے بیٹے ہیں اور پانچواں بیٹا یہ قاری صاحب والد گرمی (قاری اللہ نواز اویسی) ہیں۔ ایک بار حضور فیض ملت ہمارے گھر میں تشریف لائے

اور اہل خانہ کے لیے دعا فرمائی اور مجھے (محمد فیصل نواز) کو10 روپے کا تحفہ بھی عطا فرمایا۔

حضور فیض ملت کی لائبریری کی چابیاں بھی والد گرامی کے پاس ہوا کرتی تھی۔لائبریری کے کتب کی صفائی اور ترتیب آپ کے ذمے تھی۔ حضور فیض ملت تصنیفی کام کے دوران حوالے ڈھونڈنے کے لیے والد گرامی کو ہی حکم فرمایا کرتے۔سب سے پہلے جامع مسجد جمال مصطفی رحمت کالونی میں بطور امام والد گرامی کو حضور فیض ملت نے ہی بھیجا۔

## دینی خدمات

آپ علیہ رحمتہ اللہ چونکہ شعبہ تدریس سے وابستہ تھے لہذا35 سال سے زائد کی سروس میں آپ نے سینکڑوں طلبہ کو علم دین سے فیض یاب کیا۔اب تک آپ کے کہیں شاگرد بڑے بڑے سرکاری اور غیر سرکاری عہدوں پر فائض ہیں آپ نے دور طالب علمی میں ہی امامت کی ذمہ داری سنبھال لی تھی آپ علیہ رحمتہ اللہ نے کم و بیش 18 سال جامع مسجد جمال مصطفی رحمت کالونی میں فی سبیل اللہ امامت و خطابت فرمائی جس میں پانچ وقت کی نماز،جمعہ اور عیدین کی امامت و خطابت شامل تھی۔آپ علیہ رحمتہ اللہ خطیب و مقرر تھے۔جمعہ اور عیدین دور دراز سے لوگ خطاب سننے آیا کرتے تھے۔آپ ایک بہتر قاری تھے اور مختلف لہجوں میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں آپ کو ملکہ حاصل تھی۔

آپ نے درجنوں بات قرآن پاک نماز تراویح میں سنایا۔

## خصوصیات

### سادگی

آپ علیہ رحمتہ اللہ کی شخصیت کا ایسا وصف تھا کہ جو بھی آپ سے ایک بار ملاقات کرتا وہ اس بات کا گواہ بن جاتا۔ آپ نے ساری زندگی انتہائی سادگی کے ساتھ بسر فرمائی۔ سادہ لباس، سادی غذا، سادہ بستر، سادہ سواری غرض یہ کہ ہر چیز میں سادگی کا پہلو نمایاں نظر آتا۔ 19 ویں گریڈ کے افیسر ہونے کے باوجود پیسہ ہونے کے باوجود کہیں عرصہ تک آپ سائیکل پر لاری اڈے جایا کرتے ساری زندگی ایک موٹر سائیکل خریدی اور آخری دن بھی اسی موٹر سائیکل پر گئے گھر میں اپنی گاڑی ہونے کے باوجود بھی آپ نے گاڑی چلانا نہ سیکھی، کبھی اے ٹی ایم سے پیسے نکلوانے نہ جاتے، ٹچ سکرین موبائل خود ساری زندگی نہیں لیا۔ زندگی کے آخری چند سال آپ نے ٹچ سکرین موبائل استعمال کیا جو آپ کے صاحبزادی نے آپ کو پیش کیا تھا آپ کا لباس اور جوتا انتہائی سادہ ہوا کرتا تھا اکثر فرماتے تھے: ہم فقیر لوگ ہیں، البتہ گھر والوں کو کسی بھی چیز کے خریدنے سے منع نہ فرماتے تھے۔

### کمال حافظہ

اللہ تعالیٰ نے والد گرامی کو باکمال حافظہ سے نوازا تھا چونکہ آپ کو تاریخ پڑھنے کا شوق تھا لہذا آپ کو کئی تاریخی واقعات بمع تاریخ یاد تھے۔ آپ خود فرمایا کرتے تھے مجھے اپنے بچپن کے دن اچھی طرح یاد ہیں جو کتابیں آپ نے اپنے دور طالب علمی میں مطالعہ فرمائی ان میں قرآن پاک بالکل ازبر ہونا بھی آپ کے کمال حافظے کی دلیل ہے ہمارے دادا جان نے ہمیں خود بتایا تھا کہ قاری صاحب والد گرامی جب حفظ کرنے کے بعد اپنے علاقے

کی مسجد میں نماز تراویح میں قرآن سناتے تو بمشکل کوئی ایک غلطی سننے میں آتی تھی۔ لہذا آپ ایک پکے حافظ تھے اس بات کا حفاظ پر اتنا روعب تھا کہ ایک دفعہ کسی کا میں نے خود مشاہدہ کیا کہ ہمارے علاقے کی مسجد میں ہمارے ایک دوست نماز تراویح پڑھا رہے تھے والد گرامی آن پہنچے تو امام صاحب کے پیچھے کھڑے نماز تراویح ادا کر رہے تھے جب ان کو معلوم ہوا کہ قاری صاحب پیچھے موجود ہیں تو انہیں بڑی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا اور بار بار غلطی آنے لگی یہ حالت دیکھ کر والد گرامی پہلی صف میں آخر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے اس طرح کا واقعہ ہمارے نانا جان نے بھی ہمیں سنایا تھا کہ ہمارے علاقے کے حافظ صاحب جو بجلی حافظ کے نام سے مشہور تھے ایسے پکے حافظ صاحب کو جب بتایا گیا کہ بہاؤلپور سے ہمارے مہمان پروفیسر قاری اللہ نواز صاحب تشریف لائے ہیں تو نانا ابو نے بتایا کہ حافظ صاحب کو قرآن پاک سنانے میں غلطی آنے لگی۔

## وقت کی پابندی

والد گرامی وقت کی سختی سے خود بھی پابندی فرماتے اور گھر والوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے جس کو جو وقت دیا ہوتا تو ہمیشہ وقت سے پہلے پہنچنے کی کوشش کرتے۔ ہمارے ہاں شادیوں پر لیٹ جانا ایک عام رواج بن چکا ہے والد گرامی اس بات کو سخت ناپسند فرماتے۔ میری (محمد فیصل نواز) کی شادی میں ولیمے کا وقت کا ٹائم سات بجے دیا گیا تھا تقریبا مہمان ابھی گھر تھے لیکن والد صاحب اپنی موٹر سائیکل پر سات بجے شادی ہال پر پہنچ چکے تھے

والد گرامی وقت کی پابندی کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات پر بھی سختی سے کاربند تھے۔ آپ کبھی بھی اپنے کالج لیٹ نہیں جایا کرتے تھے پوری سروس میں سوائے شادی پر

15 چھٹیوں کے کبھی سرکاری چھٹی نہیں لی۔ سال میں 25 چھٹیاں اور اس کے علاوہ بھی سرکاری چھٹیوں کی گنجائش ہونے کے باوجود کبھی چھٹی نہیں کی۔ آخری وقت بھی آپ کی اپنی سروس کی 600 سے زائد چھٹیاں کرنے کی گنجائش موجود تھی۔

## حصول رزق حلال

آپ علیہ رحمۃ اللہ نے ساری زندگی رزق حلال کے حصول پر زور دیا اور اسی اصول پر خود بھی کار فرما رہے اس حوالے سے آپ کی نوکری میں آپ کی حساسیت شاہد ہے۔

مجھے یاد ہے جب والد گرامی علیہ الرحمہ علاقہ جن پور میں پرنسپل تعینات تھے اور ہر ہفتہ کی شام کو گھر تشریف لاتے اور پورا ہفتہ اسی ص سکول میں رہائش پذیر رہے۔ آپ ہر پیر کو صبح تین بجے اندھیرے میں لاری اڈے پر جاتے ہو اور میں خود ان کو چھوڑ کر آتا ہوں اتنی جلدی جانے کی وجہ پوچھی تو کہا کہ سکول ساڑھے سات بجے لگتا ہے۔ اگر میں بطور پرنسپل ہی لیٹ گیا تو جو باقی سکول کا سٹاف ہے کیسے ٹائم پر پہنچے گا اور ان سے کس منہ سے پوچھ گچھ کروں گا۔

اسی سال گرمیوں کی چھٹیوں میں آپ پورے تین مہینے سکول میں معمول کے مطابق رہے فرمایا کہ چھٹیاں صرف ٹیچنگ سٹاف کو ہیں پرنسپل کو نہیں اگر کوئی نہ بھی پوچھے تب میں ہی اپنی روزی حرام نہیں کر سکتا مجھے چھٹیوں کی اجازت نہیں۔ اسی طرح اکثر سرکاری سکولوں میں یہ بھی معمول ہوتا ہے کہ چھٹی سے تھوڑا پہلے گھر آجایا کرتے ہیں جو کہ جائز نہیں لیکن والد گرمی کو اگر اکیلے بیٹھنا پڑتا لیکن آپ پورا طے شدہ وقت پر ہی چھٹی کر کے گھر آتے۔ اس کا اظہار بھی خود کرتے تھے کہ جلدی آنا میرے لیے جائز نہیں اور نہ یہ کمائی

میرے لیے جائز ہوگی میں اپنے بچوں کو رزق حلال ہی کھلاؤں گا۔ آپ کے ان معاملات پر آپ کے دوست احباب بھی اس بات کے شاہد ہیں۔

## عادت دعا

والد گرامی کہ خوبصورت عادت یہ تھی کہ ہر محفل میں ہر خوشی غمی کے موقع پر دعا ضرور منگواتے تھے جب کسی موقع پر رشتہ دار یا گھر والے اکٹھے بیٹھتے تو سونے سے پہلے دعا منگوائی جاتی۔ میری شادی کے بعد میرے کمرے میں خصوصی طور پر تشریف لا کر میرے لیے اور میرے بچوں کے لیے خصوصی دعا مانگا کرتے۔ والد گرامی کی دعا میں یہ الفاظ میرے بچوں کو دین و دنیا کے علم عطا فرما اور ان کو عزتوں سے نواز ضرور استعمال ہوتے۔

## بہترین قاری

والد گرامی رحمتہ اللہ علیہ کی آواز کی پہچان یہ اور ایک نمایاں خصوصیت تھی۔ آپ مختلف خوبصورت لہجوں میں قرآن پاک کی تلاوت کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ نماز تراویح میں قرآن پاک مختلف لہجوں میں پڑھا کرتے تھے۔

آپ باقاعدہ سند یافتہ قاری تھے۔ آپ نے تجوید و قرات کا کورس قاری غلام یاسین یا قاری غلام رسول سے مکمل کر کے باقاعدہ سند حاصل کی۔ لفظ قاری گویا آپ کے نام کا جزو تھا۔ آپ کو بچپن سے ہی قاری کہہ کر لوگ پکارتے تھے۔

## خودداری

والد گرامی کی طبیعت میں خودداری کا پہلو بھی بہت نمایاں تھا۔ آپ کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کیا کرتے ہمیشہ اللہ تعالی نے جتنا دیا اسی پر گزر بسر کیا جب گھر بنوانے کے

دوران رقم ختم ہو گئے تو آپ نے تب بھی کسی سے قرض نہ لیا ورنہ ادھار اپنی ہی تنہا کے جمع ہونے کا انتظار کیا کافی عرصہ گھر کی تعمیر کا کام رکا رہا لیکن اتنی خوداری تھی کہ کسی کے آگے حاجت کا اظہار نہ کیا۔ دور طالب علمی میں جب اپنی مسجد کے حجرے میں رہا کرتے تھے تو رمضان میں اگر کوئی سحری اور افطاری کے لیے کوئی کھانا دے جاتا تو کھا لیتے ورنہ کسی کے گھر جا کر افطاری کرنا پسند نہ فرماتے بلکہ فرماتے تھے کہ میں سحری کرنے مسجد سے دور سٹیشن تک پیدل جاتا اور سحری اپنے پیسوں سے کر کے واپس آکر فجر کی نماز پڑھاتا بس یہ کہ جب آپ نے اپنے غریبی کے دنوں میں بھی کسی مالدار کی جیب پر نظر نہ رکھی خود فرمایا تھا کہ کسی کی گاڑی اور گھر دیکھ کر کبھی یہ تمنا نہ ہوئی کہ مجھے بھی یہ مال فوراً حاصل ہو جائے۔ آپ صرف حصول علم میں مشغول رہے۔

## علم سے محبت

آپ علیہ رحمۃ اللہ کو علم سے بہت زیادہ محبت تھی۔ خود بھی ساری زندگی حصول علم مشہور رہے پھر شعبہ تدریس سے وابستگی کی وجہ سے دوسروں کو علم سے فیض یاب کیا۔ اپنی اولاد کو ہر وقت حصولِ علم کی نصیحت فرماتے۔ آپ کہتے تھے کہ علم والا اگر ریڑھی بھی لگائے تو وہ جاہل سے بہتر ہے۔

## محنت

محنت کرنا بھی آپ رحمتہ اللہ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ بچپن سے انتہائی محنتی تھی۔ ہماری دادی جان نے فرمایا تھا کہ میرے قاری صاحب نے پڑھائی میں بہت محنت کی ہے آپ نے دنیاوی تعلیم بغیر کسی ادارے میں داخلے اور استاد کی رہنمائی کے حاصل کی۔ زمانہ

طالب علمی میں رحمت کالونی میں مسجد سے متّصل ایک کواٹر میں رہا کرتے تھے۔ پڑھائی میں مشغولیت کی وجہ سے اکثر کھانا نہ کھا سکتے اگر وقت ہوتا تو اپنے لیے خود کھانا بھی بنا لیتے اپنے کپڑے بھی خود دھوتے بعض اوقات نوکری اور پڑھائی کی وجہ سے اتنا تھک جاتے کہ بغیر کھانا کھائے سو جاتے۔ آپ رات کو اتنا مطالعہ کرتے کہ ایک بار بتایا کہ ایک دفعہ نماز فجر پڑھاتے ہوئے سجدے میں نیند آگئی۔ یہ آپ علیہ رحمت اللہ کی محنت کا ہی ثمر تھا کہ پورے صوبہ پنجاب میں اسلامیات کی تین سیٹوں میں سے ایک سیٹ حاصل کر کے سترویں گریڈ کی سرکاری ملازمت حاصل کی۔

## ملفوظات (ارشادات)

۱۔میں اپنی بیٹی کے آجانے پر اس لیے کھڑا ہو جاتا ہوں کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۲۔بس آگے بڑھو محنت میں عظمت ہے۔

۳۔ میری فیملی میں مصری قاری ضرور بنے گا۔ان شاء اللہ

۴۔آؤ اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود ہو جائیں چھوڑ دیں دنیاداری اور دنیاداروں کو۔

۵۔ میری اولاد اس لیے فرمابردار ہے کیوں کہ میں نے رزق حلال سے پرورش کی ہے

۶۔کیوں نہیں آتے اس کے دروازے پر جس کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں جو بھی صدق دل سے مانگو گے وہ عطا کرے گا۔

۷۔ یہ دنیا، یہ پیسہ، یہ مال یہ دوست واحباب کام نہیں آئیں گے تنہا آپ کو مٹی میں

پھینک دیا جائے گا بعد میں کوئی نام لینے والا بھی نہیں ہوگا تب لوگ آپ کو ایک مردہ لاش اور میت کہہ کر پکاریں گے۔ سچے وامین بن جاؤ اپنے ایمان کی حفاظت کرو

۸۔ جو شخص کسی بھی اللہ کے ولی کے ساتھ بغض وعناد سرکشی اور گستاخی کا مرتکب ہو بفرمان نبی اللہ اس سے خود اعلان جنگ کرتا ہے۔

۹۔ مرد مجاہد کی طرح زندگی گزارو چوری چکاری، حرام ہوری مفاد پرستی، ظلم، رشوت خوری اور خوشامد کرنا چھوڑ دو

۱۰۔ اللہ پاک فرمان خدا اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرتے ہوئے شیطانی چکروں سے محفوظ فرمائے (آمین)۔

نوٹ: آپ علیہ رحمۃ اللہ کے یہ ارشادات اکثر آپ کی طرف سے فیملی واٹس ایپ گروپ میں کیے گئے آپ کی طرف کئے گئے میسجز سے لیے گئے ہیں۔

## آخری واٹس ایپ میسج

والد گرامی رحمتہ اللہ کی وفات سے قبل ہماری پوری فیملی علاوہ والد گرامی کے اپنے گاؤں اوچ شریف گئی واپس آنے کے بعد گاؤں کی چند تصاویر پر تبصرہ کرتے ہوئے جو (فیملی کے واٹس ایپ گروپ میں شیئر کی گئی تھیں) تو والد گرامی کا اپنی وفات سے چار دن قبل وہ میسج جو آپ کا آخری میسج ثابت ہوا کیا معلوم تھا کہ چار دن بعد آپ اس دنیا فانی سے کوچ فرما جائیں گے وہ میسج من وعن پیش خدمت ہے:

پہلے آپ یوٹیوب پر دیہاتی منظر دیکھتے تھے آج آپ اپنی انکھوں سے یہ نظارہ دیکھ ائے ہیں یہ مناظر تو 40 سال بعد کے ہیں اس سے پہلے یہ گاؤں کیسا ہوگا اس گاؤں سے

# تذکرۂ اویسی

احمد رضا کا نانا اور حامد رضا کا دادا ہجرت کر کے بہاولپور آیا یہ محنت ہے قاری اللہ نواز کی:

یہ سب تمھارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

اس گاؤں میں پیدائش ہوئی۔اسی مسجد میں نے اپنا پہلا مصلہ پڑھا سکول کی عید گاہ میں نماز عید پڑھاتا رہا۔

مجھے امید واثق ہیں کہ شہزادی (ناضرہ نواز بیٹی)،فیصل،عدیل احمد رضا،حسن رضا،حامد رضا اور مشکوہ فاطمہ (مشو) میرے نام کو روشن کرتے رہیں گے۔اس لیے میرا یہ مقولا زر عام ہے:"میں دھوپ میں پلا ہوں اور آپ چھاؤں میں"۔

یہاں سے تین کلو میٹر دو چار سال تک پیدل جاتا رہا قران مجید کے حفظ کے لیے تیس کلو میٹر دور پیدل فاروق آباد جاتا رہا،اصول حدیث کے لیے اسی گاؤں سے ستر کلو میٹر بہاولپور دورہ حدیث کی تکمیل کے لیے بہاولپوری علامہ مفتی فیض احمد علیہ رحمت اللہ کے پاس۔کون جانتا ہے کہ اس گاؤں میں پیدا ہونے والا گریٹ 19 کا افسر بن جائے گا۔

یہ سب تمھارا کرم ہے آقا کے بات اب تک بنی ہوئی ہے

بس آگے بڑھو محنت میں عظمت ہے۔فیملی آف ڈاکٹرز زندہ باد-میری خواہش ہے کہ اس فیملی میں ضرور ایک مصری قاری بنے گا ان شاءاللہ!

## وفات

والد گرامی علامہ قاری اللہ نواز ناصر اویسی رحمتہ اللہ بروز ہفتہ مورخہ 23 نومبر 2024 مطابق 21 جمادی اول 1446 کو تقریبا عشاء کے وقت بہاولپور میں دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے اس دنیا فانی سے کوچ فرما گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے بعد سے تدفین تک والد گرامی کا چہرہ مبارک قبلہ رو ہی رہا ساری زندگی قرآن پاک کی تلاوت اور محبت سے آپ کا چہرہ نہایت روشن منور تھا۔

## نماز جنازہ اور تدفین

آپ علیہ رحمتہ اللہ کی نماز جنازہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بہاولپور کے مرکزی گراؤنڈ میں بروز اتوار 24 نومبر 2024 کو ادا کی گئی جس کی امامت کے فرائض فیض ملت علیہ رحمت اللہ کے پوتے علامہ کوکب ریاض اویسی نے سرانجام دی۔ آپ علیہ رحمتہ اللہ کی تدفین گھر کے پاس شیخ سیدی قبرستان میں کی گئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مجھے (محمد فیصل نواز) کو قبر میں اتر کر سورہ یاسین اور سورہ دہر پڑنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمدللہ ہم دونوں بھائیوں کو آپ کے غسل میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ علیہ رحمتہ اللہ کی میت مبارک کو نعمتوں کے نذرانے پیش کرتے ہوئے لحد میں اتارا گیا۔ تدفین کے بعد ختم شریف پڑھایا گیا مجھے اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی اور علماء نے بھی دعا منگوائی۔

## ایصال ثواب

جو ایصال ثواب اپ علیہ رحمت اللہ کے لیے موصول ہوا وہ درج ذیل ہے اور جو موصول نہ ہوسکا وہ اس کے علاوہ ہے

(۱)

قرآن پاک 80 سورہ یاسین 30

سورہ واقعہ 50 سورہ طہٰ 78

سورہ فاتحہ 75 سورہ مزمل 80

سورہ اخلاص 225 سورہ فاتحہ 50

سورہ الناس 55 مختلف صورتیں 160

درود پاک 80 ہزار

(۲)

قرآن کریم 9 مکمل تفسیر صراط الجنان ۳۰ بار

استغفار 168800 یا مالک 392220

سبحان اللہ و بحمدہ 168800 کلمہ طیبہ 280128

یا باسط 552500 یا عزیز یا اللہ 168800

یا کریم یا اللہ 168800 یا جبار یا اللہ 168800

یا ستار یا اللہ 168800

یا غفار یا اللہ 168800

لا حول ولا قوۃ الا باللہ الذی العظیم (مکمل) 299854

اللہ 1688000 درود پاک 10,288000

درود رضویہ 18500 سورہ ملک 1650

سورہ اخلاص 4148 سورہ فلق 4974

سورہ الناس 4974 تسبیح فاطمہ 1678

شجرہ قادریہ عطاریہ 1678 یا رحیم 391500

درود تاج 8117 یارب موسی یاربی کلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم 168900 اللھم اجرنی من النار 31,262

(۳)

درود پاک 22 لاکھ کلمہ شریف 1 لاکھ

ذکر یا اللہ 12 لاکھ سورہ ملک 112 بار

سورہ یاسین 112 بار سورہ رحمان 112 بار

سورہ واقعہ 112 بار

## علماء کرام کے تعزیتی پیغامات

### ۱۔ شیخ طریقت امیر اہل سنت علامہ مولانا الیاس عطار قادری ضائی دامت برکاتھم العالمیہ

نحمده ونصلی علی خاتم النبی صلی الله علیه وسلم

**جنت کی قیمت:** مکتبہ المدینہ کی کتاب شرح الصدور کہ صفحہ نمبر 74 پر ہے کہ اللہ کے پیارے آخری نبی مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص اللہ پاک سے اچھا گمان رکھتے ہوئے ہی فوت ہو کیونکہ اللہ پاک سے اچھا گمان جنت کی قیمت ہے۔ (حوالہ تاریخ دمشق جلد 13 ص نمبر 409)

محمد الیاس عطار قادری رضوی کی جانب سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ قاری محمد اللہ نواز دل اور جگر کی بیماری میں مبتلا رہتے ہوئے 21

جمادی الاول 23 نومبر 2024 کو تقریبا 55 سال کی عمر میں بہاولپور میں انتقال کر گئے ہیں۔
تمام سوگ واروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر و ہمت سے کام لینے کی تلقین کرتا ہوں
الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین یارب مصطفی جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم
مرحوم کی بے حساب مغفرت فرمائے۔ان کی قبر کا اندھیرا دور ہو ان کی قبر نور اعلی نور ہو اور
نور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان کی قبر تا حشر جگمگاتی رہے۔یارب عزت ان کی
قبر باغ جنت بن جائے یارب جلیل سب سوگواروں کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل
مرحمت فرما کہ ذوالجلال والاکرام اے عظمت و عزت والے میرے پاس جو ٹوٹے پھوٹے
اعمال ہیں۔

اپنے کرم کے شایان شان ان پر اجر عطا فرما یہ سارا ثواب جناب رسالت مآب
ﷺ کو عنایت فرما۔وہ وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یہ سارا ثواب مرحوم سمیت
ساری امت کو عطا فرمائے

الٰہی امین تمام نماز روزوں کی پابندی کرتے رہیے۔مدنی چینل دیکھتے رہیے اپنی
اچھی اچھی نیتیں ضرور بھجوائیے گا ہمت رکھیے گا بے حساب مغفرت کی دعا کی التجا 30 جمادی
الاول 1446 ہجری مطابق 26 نومبر 2024 کو یہ پیغام ریکارڈ کیا ضلع۔علی حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم

**۲۔نگران پاکستان مشاورت حاجی محمد شاہد عطاری رامت برکاتھم العالمیہ**

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

محمد وقاص عطاری نے پیغام دیا کہ قاری اللہ نواز تقریبا 55 سال عمر پا کر 23 نومبر

# تذکرۂ اویسی

2024 بہاولپور میں دل جگر کے مسئلے میں کے سبب انتقال کر گئے انا للہ وان الیہ راجعون
اب کریم قاری محمد اللہ نواز صاحب کی قبر کو روشن فرما دینی خدمات قبول فرما چھوٹے
بڑے گناہ معاف فرما مرحوم کے بیٹوں محمد فیصل نواز عطاری اور محمد عدیل عطاری سے میں
تعزیت کرتا ہوں اللہ پاک صبر اور اجر عطا فرمائے ہمیں بھی موت کی یاد اور تیاری نصیب
ہو۔ آمین

### ۳۔ صاحبزادہ علامہ فیاض احمد اویسی رامت برکاتھم العالمیہ

نوٹ! (حضرت کا پیغام سرائیکی میں تشریف لایا اس کو یہاں اردو میں پیش کیا جا رہا
ہے)

السلام علیکم عزیزم محترم و مکرم محمد فیصل نواز میاں!

میں فیاض احمد اویسی عرض کر رہا ہوں مدینہ شریف سے آپ کے والد گرامی حضرت
علامہ مولانا پروفیسر قاری محمد اللہ نواز اویسی صاحب کے انتقال کی خبر ملی ہے بہت افسوس
ہوا ہمارے مخلص و نہایت ملنسار محبت کرنے والے ہمارے ساتھی تھے اور انہوں نے
بھرپور زندگی گزاری رات کو ہم نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک میں ان کے
ایصال ثواب اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

ہم نے افطاری کی گنبد خضرا کے سامنے تو جو کلمات اور جو وظائف آج میں نے
پڑھے تھے حضرت قبلہ سید اقبال شاہ راشدی صاحب کے ملک کر کے آپ کے والد
صاحب کے لیے دعا کی ہے اور آپ کے سارے گھرانے کے لیے دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو
سبق دے اور امی کو بھائی کو صاحب کو اور جتنے بھی آپ کے خاندان کے لوگ ہیں میری

طرف سے ان کو تعزیت نامہ پیش کیجئے گا ان شاء اللہ

اللہ خیریت کرے میں جیسے پاکستان آتا ہوں آپ کے گھر حاضر ہوں گا۔ میرا میسج سن کر جواب دیجیے گا کہ مجھے تسلی ہو کہ میں نے قاری صاحب کے لیے ان کے بیٹے سے بات کرلی ہے۔

### ۴۔ شاگرد رشید کنز العلماء علامہ مفتی شاید عمران جلالی دامت برکاتھم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد فیصل نواز بھائی آپ امید کرتا ہوں خیریت سے ہوں گے اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ معذرت

مصروفیت کی وجہ سے میں آپ سے رابطہ نہ کر پایا والد گرامی کا علم ہوا اللہ تعالی ان کی کامل بخشش فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور اللہ کے فضل سے ہمارا ختم خاجگان ہوتا ہے تو اس میں تو اللہ کے فضل سے میں نے ایصال ثواب کیا تھا نام لے کر آپ کے والد گرامی رحمت اللہ کا۔ اللہ پاک نے ان کو جنت کے بالاخانوں میں اعلی مقام نصیب فرمائے۔ پیارے آقا علیہ السلام کا دامن شفاعت نصیب فرمائے اللہ سب بھائیوں کو اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

### ۵ – معروف موٹیویشنل سپیکر اسلامک اسکالر محمد ثوبان عطاری

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال ہے فیصل بھائی خیریت سے ہیں؟ ثوبان غرض کر رہا ہوں لاہور سے آپ کے والد کا پتہ چلا اللہ تعالی انہیں غریق رحمت فرمائے۔ درجات بلند فرمائے ان کی قبر کو جنت کا باغ بنا آپ کو صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت فرمائے۔ میرے لیے بھی

دعا کیجئے گا۔

## دعائے خیر

یا اللہ پاک! میرے والد گرامی قاری علامہ محمد اللہ نواز کی کامل مغفرت فرما ان کے درجات بلند فرما ان کی دینی خدمات قبول فرما ان کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا قبر کو تا حد نظر وسیع فرما ان کے صغیرہ وکبیرہ گناہوں کو معاف فرما تا حشر ان کی قبر میں انوار داخل فرما۔ روز محشر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہر مند فرما ان کی بے حساب مغفرت فرما بروز حشر کے عذاب آزمائش اور پریشانی سے محفوظ فرما۔

یا اللہ پاک ہمیں بھی دین متین کا خادم بنا اسلام کا بول بالا فرما۔ ساری زندگی دین کی خدمت کوشش کرتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثم آمین

۱۵۔۱۲۔۲۰۲۴

۹:۴۷ رات (بمطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۴۴۶ھ)